انسان کی تخلیق کا مقام

فِى ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ۝ کے معنی اور مفہوم

انسان کی تخلیق کے مقام کے متعلق ایک حقیقت سورۃ الزمر کی آیت ۶ میں یہ بتائی گئی ہے:

يَخْلُقُكُمْ فِى بُطُونِ أُمَّهَٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِى ظُلُمَٰتٍ ثَلَٰثٍ

’’تمہیں تخلیق کرتا ہے پیٹوں میں تمہاری ماؤں کے، ایک تخلیقی حالت سے دوسری تخلیق میں تین تہہ بر تہہ اندھیرے مقام پر‘‘

اس اطلاع کا ترجمہ و مفہوم عموماً یوں بیان کیا جاتا ہے:

[ترجمہ مولانا محمد جونا گڑھی۔ تفسیر مولانا صلاح الدین یوسف۔ قرآنِ کریم شاہ فہد پرنٹنگ کمپلیکس۔ سعودی عرب]

’’وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں ایک بناوٹ کے بعد دوسری بناوٹ پر بناتا ہے تین تین اندھیروں میں‘‘۔ حاشیہ: ایک ماں کے پیٹ کا اندھیرا، دوسرا مادر رحم کا اندھیرا اور تسیرا امشیمہ کا اندھیرا، وہ جھلی یا پردہ جس کے اندر بچہ لپٹا ہوا ہوتا ہے]

[ترجمہ مولانا احمد رضا خان بریلوی۔ تفسیر مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی۔ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن]

’’تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ میں بناتا ہے ایک طرح کے بعد اور طرح تین اندھیریوں میں‘‘۔ حاشیہ ایک اندھیری پیٹ کی، دوسری رحم کی تیسری بچہ دان کی]

Asad: "in threefold depth of darkness"..and to the darkness of the womb, the membrane envolping the embryo and its pre-natal blindness"

Yusuf Ali: "He makes you in the wombs of your mothers in stages one after an other in three veils of darkness" ..."The three veils of darkness which cover the unborn child a re: the caul or membrane, the womb, and the hollow in which womb is enclosed"

[Reference Computer CD "Alim" ISI Software Corp. U.S.A]

یہ ترجمہ اور تفسیر پرانی تفاسیر ابن کثیر، القرطبی اور الجلالین سے لفظ بہ لفظ لیا گیا ہے۔ ’’هي ظلمت البطن و ظلمت الرحم و ظلمة المشيمة‘‘ (تفسیر الجلالین، القرطبی) ’’فيظلمت الرحم و ظلمة المشيمة التي هي كالغشاوة والوقاية على الولد وظلمت البطن‘‘ (تفسیر ابن کثیر)۔

اور جناب ھارون یحییٰ صاحب نے بھی اپنی کتاب **For Men of Understanding** میں اسے بطن کے تین مقام **(Regions)** لیا ہے جن میں بچہ ان تین ادوار میں پروان چڑھتا ہے جن میں طب کے ماہرین نطفے اور بیضاء کے ملاپ سے لے کر بچے کی پیدائش کو تقسیم کرتے ہیں یعنی **Pre-Embryonic Stage,Embryonic Stage and Fetal Stage**

THE THREE DARK REGIONS

After fertilisation, the baby's development takes place in three distinct regions. These regions are:

1. The fallopian tube: this is the region where the egg and the sperm unite and where the ovarium connects to the uterus.
2. Inside the uterus wall to which the zygote clings for development.
3. The region where the embryo starts growing in a sack full of a special liquid.

آیت مبارکہ نے پہلی بات یہ بتائی ہے يَخْلُقُكُمْ فِى بُطُونِ أُمَّهَـٰتِكُمْ ''تمہیں تخلیق کرتا ہے پیٹوں میں تمہاری ماؤں کے''۔ حرف ''فِیْ'' ظرف مکان یا ظرف زمان کیلئے آتا ہے۔ جیسے فلاں جگہ میں، یا چند سال کے عرصہ میں۔ یہاں یہ حرف ظرف مکان کیلئے ہے۔ عام فہم ادراک یہ ہے کہ بچہ ماں کے بطن میں پلتا ہے رَبِّ إِنِّى نَذَرْتُ لَكَ مَا فِى بَطْنِى (سیدہ مریم صدیقہ کی ماں نے کہا تھا) ''اے میرے رب! میں اسے تیری نذر کرتی ہوں جو میرے بطن میں ہے'' (حوالہ آلِ عمران۔۳۵)۔ سینے کے نیچے سے لے کر زیر ناف تک کے مقام کو بطن کہتے ہیں بطن کے اندر جس (مکان) مقام پر بچہ پرورش پاتا ہے اس کے متعلق قرآنِ مجید نے غیر مبہم انداز میں یہ بتایا ہے:

هُوَ ٱلَّذِى يُصَوِّرُكُمْ فِى ٱلْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ

''وہی ہے جو رحموں میں تمہاری صورت بناتا ہے جیسی وہ چاہتا ہے'' (حوالہ آلِ عمران۔۶)

ٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنثَىٰ وَمَا تَغِيضُ ٱلْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ

''اللہ جانتا ہے جو ہر مادہ اٹھاتی ہے اور رحم کتنا کم ہوتا ہے اور جتنا بڑھتا ہے'' (حوالہ الرعد۔۸)

ٹپکایا گیا نطفہ بیضا سے ملاپ کیلئے رحم **(uterus)** میں سے گزر کر بیضادانی سے نکلنے والی نالی **(fallopian tubes,uterine tubes)** میں پہنچتا ہے اور ملاپ کے بعد ''محفوظ، مضبوط جائے قرار'' یعنی رحم میں آتا ہے

وَنُقِرُّ فِى ٱلْأَرْحَامِ مَا نَشَآءُ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى

''اور جسے ہم چاہتے ہیں اسے رحم **(uterus)** میں قرار دیتے ہیں ایک معلوم (وقت کی) مدت کیلئے''

ثُمَّ نُخۡرِجُكُمۡ طِفۡلًا

بعدازاں تمہیں نوزائیدہ بچہ بنا کر خارج کرتے ہیں'' (حوالہ الحج۔۵)

وَيَعۡلَمُ مَا فِى ٱلۡأَرۡحَامِ‌ۖ

''اور وہ جانتا ہے جو ارحام میں ہے'' (حوالہ لقمان۔۳۴)

اس طرح غیر مبہم انداز میں بتایا گیا ہے کہ انسان ماں کے ''رحم'' میں تخلیق کی منازل طے کرتا ہے۔

تخلیق ہونے والا انسان ماں کے رحم میں تخلیق ہوتا ہے۔سورۃ الحج کی آیت ۵ میں ہمارے لئے یہ وضاحت بھی ہے:

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِن كُنتُمۡ فِى رَيۡبٍ مِّنَ ٱلۡبَعۡثِ فَإِنَّا خَلَقۡنَـٰكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطۡفَةٍ ثُمَّ مِنۡ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِن مُّضۡغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَغَيۡرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمۡ‌ۚ وَنُقِرُّ فِى ٱلۡأَرۡحَامِ مَا نَشَآءُ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخۡرِجُكُمۡ طِفۡلًا

''اے لوگو! اگر تمہیں دوبارہ جی اٹھنے میں شک ہے، تو (دیکھو) ہم نے تمہیں مٹی سے بنایا، بعدازاں ایک نطفے سے، پھر مانند عَلَقَةٍ سے، پھر مانند مُضۡغَةٍ سے جو تخلیق کے انداز سے بنا ہوتا ہے، اور تم پر واضح کرنے، دکھانے کیلئے مُضۡغَةٍ غیر تخلیق انداز میں بھی ہوتا ہے۔ اور جسے ہم چاہتے ہیں انہیں ارحام (uterus) میں ایک مقررہ مدت تک ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر تمہیں بچہ بنا کر باہر خارج کرتے ہیں''

آیت مبارکہ میں بتایا مُّضۡغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَغَيۡرِ مُخَلَّقَةٍ کہ مُّضۡغَةٍ دو انداز میں بنتا ہے جو ایک دوسرے کے غیر ہیں اور پھر بتایا کہ وَنُقِرُّ فِى ٱلۡأَرۡحَامِ مَا نَشَآءُ ''اور جسے چاہتے ہیں اسے رحم (uterus) میں قرار دیتے ہیں (ٹھہراتے ہیں)''۔ جو مُضۡغَةٍ غَيۡرِ مُخَلَّقَةٍ ''تخلیق کے غیر'' انداز میں پروان چڑھتا ہے اسے میڈیکل سائنس میں tubal ectopic pregnancy کہتے ہیں اور اس کیلئے Extrauterine Pregnancy کی اصطلاح بھی استعمال ہوتی ہے۔ یہ مُضۡغَةٍ تخلیق نہیں ہوتا۔ بکھر جاتا ہے۔

Encyclepaedia Britannica میں سے اس بارے میں ایک اقتباس بشکریہ نیچے نقل کیا ہے۔

In tubal ectopic pregnancy the ovum becomes implanted in one of the fallopian tubes. This condition is not uncommon,occurring about once in 250 to 300 pre gnancies and more

frequently in blacks than Caucasians. It may be brought about by anything that interferes with the propulsion of the fertilized ovum from the fallopian tube toward the uterine cavity—e.g., inflammation of the fallopian tube, developmental malformation of the sacs within its canal, or kinking of the tube. **If transport to the uterus is sufficiently delayed, the ovum becomes too large for easy passage and becomes imbedded in the wall of the fallopian tubule. Tubal ectopic pregnancy in early stages is similar in some respects to normal pregnancy; implantation of the ovum in the tubal wall is much like that which occurs in the uterus. Also, as pregnancy begins to develop, placental tissue, like that of intrauterine gestation, develops. Eventually, however, the placenta removes itself from the tubal wall, and the fetus is discharged as a whole mass or in smaller fragments if it disintegrates**.

مُّضۡغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَغَيۡرِ مُخَلَّقَةٍ کے بعد فرمایا لِّنُبَيِّنَ لَكُمۡ ''تاکہ تمہارے لئے واضح کر دیں''۔

میڈیکل کے طریقہ **In vitro fertilization** اور ٹسٹ ٹیوب بے بی **(birth of a human child from in vitro fertilization)** کے متعلق معلومات کا مطالعہ کرنے سے بات کھل کر سمجھ آجائے گی

وَنُقِرُّ فِى ٱلۡأَرۡحَامِ مَا نَشَآءُ 'اور جسے چاہتے ہیں اسے رحم **(uterus)** میں قرار دیتے ہیں'' نے بات واضح کردی تھی

کہ جس مُضۡغَةٍ نے تخلیق ہونا ہے وہ رحم میں قرار پاتا ہے اور اس کا غیر تو وہی ہوگا جو رحم میں قرار نہیں پاتا اس لئے اس نے تخلیق نہیں ہونا۔

مُّضۡغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ اور مُّضۡغَةٍ غَيۡرِ مُخَلَّقَةٍ کا فرق۔
ڈائیگرام

قرآنِ مجید لازوال تفسیر حقیقت ہے۔ یہ ہر زاویئے سے مکمل بات بتاتا ہے

يَخۡلُقُكُمۡ فِى بُطُونِ أُمَّهَـٰتِكُمۡ

''تمہیں تخلیق کرتا ہے پیٹوں میں تمہاری ماؤں کے''۔

اور پیٹوں کے اندر مخصوص مقام کی نشاندہی رحم **(uterus)** کی گئی ہے جہاں بچہ پرورش پاتا ہے۔ اور پیٹوں کے اندر فِى ظُلُمَـٰتٍ ثَلَـٰثٍ میں بھی حرف 'فِيْ'' ظرف مکان ہے۔ یہی رحم ہے۔ ظُلُمَـٰتٍ کے معنی اندھیرا ہے اور یہ جمع کا صیغہ ہے، اور تہہ بر تہہ کا مفہوم بیان کرتا ہے جیسے سورۃ نور کی آیت ۴۰ میں سمندر کی تہوں میں اندھیرے کو یوں بتایا

ظُلُمَـٰتٌۢ بَعۡضُهَا فَوۡقَ بَعۡضٍ

''اندھیرے، ایک کے اوپر ایک، اندھیرے کی ایک تہہ **(layer)** اور پھر دوسری تہہ **(layer)**''

يَخْلُقُكُمْ فِى بُطُونِ أُمَّهَـٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِى ظُلُمَـٰتٍ ثَلَـٰثٍ ۚ

''وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں، تین تہوں والے اندھیرے مقام پر ،ایک شکل کے بعد دوسری شکل میں بناتا ہے'' (حوالہ الزمر۔٦)

بطن کے رحم (uterus) کو فِى ظُلُمَـٰتٍ ثَلَـٰثٍ تین تہوں والا اندھیرا مقام بتایا گیا ہے اور رحم کی تین تہیں ہوتی ہیں۔

انسائکلو پیڈیا برٹینکا میں The female reproductive system کے عنوان تلے رحم (uterus) کی بناوٹ، ساخت کے متعلق یہ لکھا ہوا ہے:

"***The uterus is composed of three layers of tissue***. On the outside is a serous coat of peritoneum (a membrane exuding a fluid like blood minus its cell s and the clotting factor fibrinogen) which partially covers the organ. In front it covers only the body of the cervix; behind it covers the body and the part of the cervix that is above the vag ina and is prolonged onto the posterior vaginal wall; from there it is folded back to the rect um. At the side the peritoneal layers stretch from the margin of the uterus to each side wall of the p elvis, forming the two broad ligaments of the uterus.

The middle layer of tissue is muscular (the myometrium) and comp rises the greater part of the bulk of the organ. It is very firm and consists of densely packed, unstriped, smoot h muscle fibres. Blood vessels, lymphatics, and nerves are also present. The muscle is more or less arranged in three layers of fibres running in different directio ns. The outermost fibres are arranged longitudinally. Those of the middle layer run in all directions without any orderly arrangement; this layer is the thickest. The innermost fibres are longitudinal and circular in their arrangement.

The innermost layer of tissue in the uterus is the mucous membra ne, **or endometrium**. It cervical canal. The endometrium contains numerous uterine glands that open into the uterine cavity and that are embedded in the cellular framework or stroma of the endometrium. Numerous blood vessels and lymphatic spaces are also present. The appeara nces of the endometrium vary considerably at the different stages in reproductive life. It be gins to reach full development at puberty and thereafter exhibits dramatic changes during each men strual cycle. It undergoes further changes before, during, and after pregnancy; during the menopause; and in old age. These changes are for the most part hormonally induced and contr olled by the activity of the ovaries".

انسان ان تین تہوں والے اندھیرے مقام پر ایک متعین مدت کے دوران تخلیق در تخلیق کے مختلف مدارج سے گزر کا وجود پاتا ہے۔

وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ﴿١٤﴾

''(کیا تمہیں معلوم نہیں) اور اس نے تمہیں مختلف مدارج میں تخلیق کیا ہے''۔(سورۃ نوح۔۱۴)

وَنُقِرُّ فِى ٱلْأَرْحَامِ مَا نَشَآءُ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى

''اور جسے ہم چاہتے ہیں اسے رحم (uterus) میں قرار دیتے ہیں (ٹھہرا دیتے ہیں) ایک معلوم وقت کی مدت کیلئے'' (حوالہ الحج۔۵)

فَجَعَلْنَٰهُ فِى قَرَارٍ مَّكِينٍ ﴿٢١﴾

''پھر اس (ایک نطفے) کو ایک مضبوط (محفوظ) جگہ میں رکھا''

إِلَىٰ قَدَرٍ مَّعْلُومٍ ﴿٢٢﴾

''ایک معلوم اندازے تک'' (المرسلات ۲۱۔۲۲)

قَرَارٍ مَّكِينٍ ایک مظبوط و محفوظ جائے قرار کو کہتے ہیں۔ اور آج میڈیکل سائنس جاننے والوں کو معلوم ہے کہ رحم (uterus) ایک مضبوط اور محفوظ جائے قرار ہے۔ اس کی لمبائی چھ سے آٹھ سینٹی میٹر جبکہ اس کی دیوار کی موٹائی دو سے تین سینٹی میٹر مضبوط، طاقتور پٹھوں (strong muscles) کی بنی ہوئی ہوتی ہے۔

قرآنِ مجید میں انسان کی تخلیق کے سلسلے میں عورت کی پنہاں باتوں میں سے یہ بات بھی سورۃ الرعد کی آیت ۸ میں بتائی گئی ہے:

ٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنثَىٰ وَمَا تَغِيضُ ٱلْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ

''اللہ جانتا ہے جو ہر مادہ اٹھاتی ہے اور رحم کتنا کم (سمٹا) ہوتا ہے اور جتنا بڑھتا ہے

وَكُلُّ شَىْءٍ عِندَهُۥ بِمِقْدَارٍ

اور اس کی جانب سے ہر چیز ایک صحیح (مقدار) اندازے میں ہے''

اللہ رب العزت نے دعوے سے بتایا ہے

سَنُرِيهِمْ ءَايَٰتِنَا فِى ٱلْآفَاقِ وَفِىٓ أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ ٱلْحَقُّ

''ہم قرآنِ مجید کا انکار کرنے والوں کو مستقبل میں آفاق اور خود ان کی ذات میں اپنی آیات (نشانیاں، معلومات، علم) دکھاتے رہیں گے یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جائے گا کہ یہ قرآنِ مجید بیانِ حقیقت ہے'' (حوالہ فصلت۔۵۳)

یارب! سچ ہے تیری ہر بات حقیقت اور سچ پر مبنی ہے۔ بتائی گئی ہماری ذات میں پنہاں حقیقت ہم پر واضح ہوگئی ہے:

The uterus

The uterus, or womb, is shaped like an inverted pear. It is a ho llow, muscular organ with thick walls, and it has a glandular lining called the endom etrium. The human uterus is normally a single structure, termed a simplex uterus; in the majority of mammals there are two horns or pouches to the uterus (bicornuate). In an adult virgin the uterus is 7.5 centimetres (three inches) long, five c entimetres (two inches) in breadth, and 2.5 centimetres (one inch) thick, but it enlarge s to four to five times this size in pregnancy.

کائنات اور موت وحیات کی تخلیق کا مقصد یہ ظاہر کرنا ہے کہ ہم میں سے کون عمدہ عمل پر کاربند ہوتا ہے اور انسان کے تسلسل کی امانت عورت کے رحم کو سونپ دی گئی ہے۔اور یوں عورت مقصد تخلیق کائنات کے تسلسل کی امین ہے۔عورت کی عظمت یہ ہے کہ رشتوں کا تعین اس کے ''رحم'' کا مرہون منت ہے۔ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ٱلَّذِى تَسَآءَلُونَ بِهِۦ وَٱلۡأَرۡحَامَۚ ''اور اللہ سے ڈرو جس کا اور ارحام کے رشتہ قرابت کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو'' (حوالہ النساء۔۱)۔جہاں یہ بات بتائی گئی ہے اس سورۃ کا نام بھی النساء (عورت) ہے اور آیت بھی پہلی ہے جس میں عورت کی پہلی عظمت یہ بتائی ہے کہ لوگ سوال اور حق جیسے اللہ تعالیٰ کے حوالے سے مانگتے ہیں جو رحیم ہے اور سوال عورت کے ''رحم'' کے حوالے سے بھی کرتے ہیں۔ میرے آقا، آقائے نامدارﷺ کی زبان عربی کی یہ عظمت ہے کہ اس نے عورتوں کے بطن کے ایک مقام کو ''أَرۡحَامَ'' نام دیا جس کا مادہ ''ر ح م'' ہے جس سے رحیم اور رحمت الفاظ بھی ہیں۔رحمت وہ عطیہ ہے جو کسی کی ظاہر و باطن کمی کو پورا کر دے،عطیہ کے معنی یہ ہیں کہ وہ چیز بغیر قیمت، بے معاوضہ دی جائے۔رحمت کے معنی کسی کو ڈھانپ لینے اور سامان حفاظت بہم پہنچانے کے بھی ہوتے ہیں۔اللہ، الرحمٰن نے عالمین کی تخلیق کی ابتدا فرمائی تو ٱلرَّحۡمَةَ رحم وکرم کے شیوہ کو اپنے آپ پر لازم کرلیا كَتَبَ عَلَىٰ نَفۡسِهِ ٱلرَّحۡمَةَۚ ''اس نے رحم وکرم کا شیوہ اپنے اوپر لازم کرلیا ہے'' (حوالہ الانعام ۱۲)۔اور تخلیق کائنات کا سبب انسان ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے عورت کے عفت مآب جسم کے جس حصے کو تخلیق انسان کے تسلسل کا امین بنایا اس کا اسم بھی الرَّحۡمَةَ کے مادہ ''ر ح م'' پر ''أَرۡحَامَ'' رکھا۔سبحان اللہ! سچ ہے اللہ تعالیٰ کی ہم نے وہ قدر نہیں کی جتنا اس کا حق ہے۔یارب! ہمیں معاف فرما۔ہم نے تو عورت کی بھی وہ قدر نہیں کی جتنا اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔

عورت کے رحم کا تقدس اور احترام کس قدر اہمیت کا حامل ہے؟ قرآنِ مجید نے طے کر دیا ہے کہ چار عینی گواہوں کی شہادت کی

عدم موجودگی میں کسی بھی اکیلی عورت پر ''زنا'' کا الزام محض اس بناء پر عائد نہیں کیا جاسکتا کہ وہ غیر شادی شدہ ہونے کے باوجود حاملہ ہے۔ ''حمل'' کو اس بات کی شہادت اور ثبوت تسلیم نہیں کیا جاسکتا کہ وہ عورت ''زنا'' کی مرتکب ہوئی ہے۔ یہ ممکن ہے کہ ایک عورت حاملہ بن جائے اور اسے یہ معلوم بھی نہ ہو کہ یہ کب اور کیسے ہوا تھا کیونکہ گہری نیند اور بیہوشی میں عدم احساس کی حالت میں بھی کوئی مرد اس کے ساتھ جنسی فعل کرسکتا ہے یا مرد کے مادہ منویہ کو کسی عورت کے جسم کے اندر بغیر جنسی فعل کے سرنج کے ذریعے بھی داخل کیا جاسکتا ہے۔ اگر ایک حاملہ عورت یہ بیان دے کہ اسے نہیں معلوم کہ یہ کیسے ہوا اور یہ کہ وہ جنسی فعل میں ملوث نہیں ہوئی تو اس عورت پر ''زنا'' کا الزام لگانا عظیم بہتان ہوگا۔ وہ عورت بچے کو جنم دے گی تو معاشرے کے کسی فرد کو اس بچے کو انتہائی بیہودہ اور لغو لفظ ''حرامی'' (illegitimate child) کہنے کا حق بھی نہیں ہوگا۔

وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَآءَكُمْ أَبْنَآءَكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ قَوْلُكُم بِأَفْوَٰهِكُمْ ۖ

''اور نہ تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارے بیٹے بنایا ہے۔ یہ تمہارے منہ کی باتیں ہیں'' (حوالہ الاحزاب۔۴)

ٱدْعُوهُمْ لِءَابَآئِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِندَ ٱللَّهِ ۚ

''انہیں ان کے باپوں کے نام سے پکارو کہ یہی اللہ کے ہاں زیادہ مناسب ہے

فَإِن لَّمْ تَعْلَمُوٓا۟ ءَابَآءَهُمْ فَإِخْوَٰنُكُمْ فِى ٱلدِّينِ وَمَوَٰلِيكُمْ ۚ

اور (اس لئے) اگر تم ان کے باپوں کو نہیں جانتے تو وہ تمہارے دینی بھائی اور رفیق ہیں'' (حوالہ الاحزاب۔۵)

اللہ رب العزت کے اس حکم پر غور کریں۔ اس میں عورت کے تقدس، احترام اور عظمت کو ملحوظ خاطر رکھنے کا حکم پنہاں ہے۔ قرآنِ مجید سے بہتر ہیومن رائٹس (human rights) کا کوئی علمبردار نہیں۔ اسلامی معاشرے میں illegitimate child کا کوئی تصور نہیں۔

اور میرے آقا، آقائے نامدار، رسولِ کریم ﷺ نے عورت کے مقام و مرتبہ کو انسان کے سمجھنے اور ہمیشہ اس کے عزت و احترام کو مقدم رکھنے کی اہمیت کو یہ بتا کر اجاگر فرمایا ہے کہ تم میں سے اس کا ایمان بہتر ہے جس کا بیوی سے سلوک بہتر ہے اور یہ کہ ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔ اور ایمان لانے کا منتہائے مقصود جنت ہی تو ہے اس لئے یاد رہے کہ عورت کا عدم احترام اور اس کے حقوق کی پاسداری سے غفلت اس منزل کو پہنچ سے دور کرسکتا ہے۔